ایمانیات، عبادات، سیرت، اذکار، دعاؤں، سنتوں اور آداب پر مشتمل مدنی گلدستہ

اسلامیات

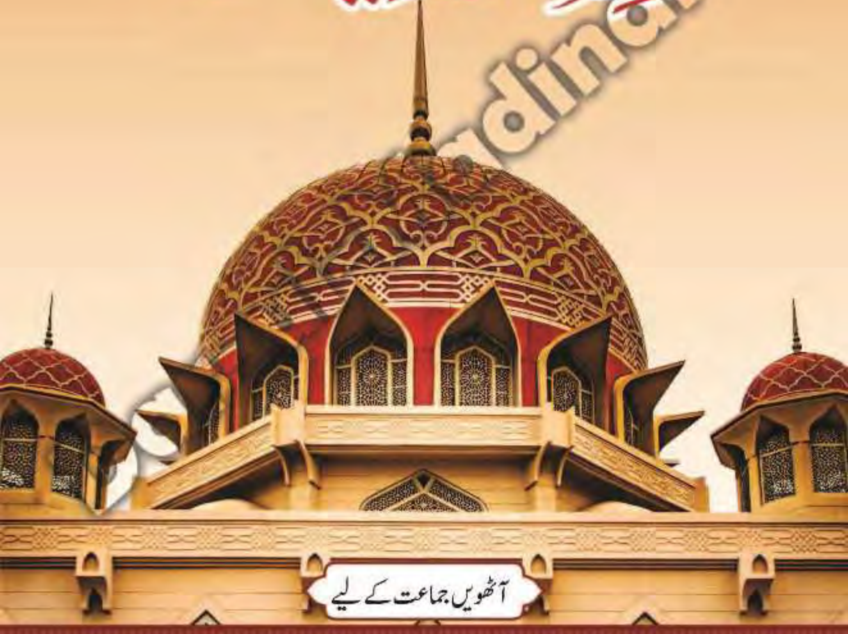

آٹھویں جماعت کے لیے

ایمانیات، عبادات، سیرت، اذکار، دعاؤں، سنتوں اور آداب پر مشتمل مدنی گلدستہ

اِسلامِیات

آٹھویں جماعت کے لیے

نام ________________

ولدیت ________________ فون ________________

کلاس ________________ سیکشن ________________

ایڈمیشن آئی۔ڈی ________ جی۔آر نمبر ________ رول نمبر ________

اسکول ________________

شعبۂ اسلامیات

دارالمدینہ شعبۂ نصاب (دعوتِ اسلامی)

پیش لفظ

علمِ دین سیکھنے کی بدولت انسان کو وہ نور حاصل ہوتا ہے جو اسے کفر و شرک اور جہالت و گمراہی کے اندھیروں سے نکالتا اور جینے کا سلیقہ سکھاتا ہے۔ فی زمانہ اسکول، کالج اور یونیورسٹیوں کے نصاب میں شامل اسلامیات کی کتاب کی تدریس کو ہی اسلامی تربیت کے لیے کافی سمجھ لیا جاتا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ تربیت کا آغاز بچے کی کس عمر سے اور کس علم سے ہونا چاہیے اس حوالے سے اہلِ فن کی آراء اگرچہ مختلف ہو سکتی ہیں، البتہ اسلام میں تربیت کا آغاز پیدائش کے فوراً بعد بچے کے کان میں اذان دے کر کیا جاتا ہے، گویا ابتدا ہی سے بچے کو اسلام کے بنیادی عقائد مثلاً اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی وحدانیت، نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رسالت اور نماز کے بارے میں آگاہی دے دی جاتی ہے۔ عمر بڑھنے کے ساتھ ساتھ مختلف انداز سے تربیت کا یہ سلسلہ آگے بڑھتا ہے۔

یوں تو ہر مسلمان کے لیے عبادات و اخلاقیات اور اپنی ضروریات کے مسائل سے آگاہ ہونا اور عملاً ان سے آراستہ ہونا ضروری ہے۔ خصوصاً طلبہ و طالبات کی دینی و اخلاقی تربیت کیلئے ہمیں خاص توجہ کی حاجت ہے تاکہ ہم انہیں معاشرہ کا ایک اچھا با اخلاق و باکردار و باعمل نیک مسلمان بنانے میں کامیاب ہو سکیں۔ اُمّتِ مسلمہ کے نونہالوں کی اس دینی ضرورت کو پورا کرنے کا بیڑا دعوتِ اسلامی کے شعبہ دارالمدینہ نے اُٹھایا ہے۔ بانیِ دعوتِ اسلامی شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت حضرت علامہ ابوبلال محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے فیضانِ نظر سے دینی و عصری علوم کے حسین امتزاج پر مشتمل نظامِ تعلیم کو عام کرنے کے لیے ملک و بیرونِ ملک کئی مقامات پر دارالمدینہ قائم ہیں۔ دارالمدینہ کا ایک ذیلی شعبہ "شعبۂ نصاب" ہے جہاں علمائے کرام اور ماہرین کی زیرِ نگرانی دیگر مضامین کے علاوہ اسلامیات کی درسی کتب کی تیاری کا سلسلہ جاری ہے۔

اسلامیات کی یہ سیریز مڈل کلاسز کے طلبہ و طالبات کے لیے تیار کی گئی ہے۔ اس سے قبل پری پرائمری اور پرائمری کلاسز کی کتابوں کے علاوہ چھٹی اور ساتویں جماعت کی کتب شائع ہو کر آپ کے ہاتھوں میں پہنچ چکی ہیں۔ یہ سیریز تیار کرتے وقت طلبہ کی عمر اور دینی ضرورت کے مطابق موضوعات و مضامین کو مختلف ابواب میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔

پہلے باب کو مختلف قرآنی سورتوں، دُعاؤں، اور نماز کے اذکار سے مزین کیا گیا ہے۔ دوسرے باب میں اللہ عَزَّ وَجَلَّ، انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام، آسمانی کتابوں، جنت و دوزخ اور فرشتوں پر ایمان وغیرہ عقائد کو احسن انداز میں پیش کیا گیا ہے تاکہ طلبہ صحیح اسلامی عقائد سے آشنا ہو کر بدمذہبی اور گمراہی سے محفوظ رہ سکیں۔ تیسرے باب میں عبادات کے مسائل و احکام سکھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ چوتھے باب میں مختصر اور جامع انداز میں حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرت کے چند گوشوں پر روشنی ڈالی گئی ہے تاکہ طلبہ، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرتِ طیبہ سے آشنا ہو سکیں۔ پانچویں باب میں اخلاق و آداب کو عام فہم انداز میں شامل کیا گیا ہے تاکہ طلبہ اپنی زندگی کو اس کے سانچے میں ڈھال سکیں۔ جبکہ چھٹے باب میں انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور مشاہیرِ اسلام رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی کی مبارک زندگیوں کے مختصر احوال شاملِ نصاب کیے گئے ہیں۔

اسلامیات کی موجودہ سیریز میں درج ذیل اُمور خاص اہمیت کے حامل ہیں:

- طلبہ و طالبات کی ذہنی استعداد کے مطابق آسان اور عام فہم انداز میں اسباق لکھے گئے ہیں۔
- قرآنی آیات اور منتخب سورتوں کا ترجمہ شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا مفتی ابو صالح محمد قاسم قادری مدظلہ العالی کے آسان اُردو ترجمے "کنز العرفان" سے لیا گیا ہے۔
- تمام احادیث و روایات مستند کتب سے لی گئی ہیں جن کے اصل حوالہ جات آخر میں دے دیے گئے ہیں۔
- بہتر نتائج کے حصول کے لیے سبق کے آغاز میں مقاصد لکھ دیے گئے ہیں تاکہ اساتذہ اور طلبہ اہم باتوں پر توجہ مرکوز رکھ سکیں۔
- سبق کے آخر میں رہنمائے اساتذہ کا بھی اہتمام کیا گیا ہے تاکہ اساتذۂ کرام ان سے استفادہ کرتے ہوئے طلبہ کی بہترین تربیت کر سکیں۔
- مشقیں دلچسپ اور معیاری بنائی گئی ہیں نیز ایسی سرگرمیوں کو بھی شامل کیا گیا ہے جو طلبہ و طالبات کی طلبِ علم میں اضافے کا سبب بنیں گی۔

حُسنِ نیت کے ساتھ کی جانے والی کوششوں کے باوجود اغلاط سے پاک ہونے کا دعویٰ نہیں کیا جا سکتا۔ والدین، اساتذۂ کرام اور دیگر قارئین سے گزارش ہے کہ کتاب کے بارے میں مفید مشوروں سے ضرور نوازیں۔ اللہ عَزَّ وَجَلَّ سے دُعا ہے کہ وہ اس کتاب کو طلبہ و طالبات کے لیے بالخصوص اور دیگر قارئین کے لیے بالعموم اسلامی تعلیمات حاصل کرنے کا ذریعہ بنائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شعبہ اسلامیات

دارالمدینہ شعبہ نصاب (دعوتِ اسلامی)

Dar-ul-Madinah

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
	باب اوّل: حفظ و ناظرہ	
۱	سُوْرَۃُ الْہُمَزَۃ (حفظ و ناظرہ)	۲
۲	سُوْرَۃُ التَّکَاثُر	۳
۳	سُوْرَۃُ الْعٰدِیٰت	۴
۴	سُوْرَۃُ اَلَمْ نَشْرَحْ (حفظ و ترجمہ)	۵
۵	آیَۃُ الْکُرْسِی	۶
	باب دوم: ایمانیات	
۶	عقیدۂ آخرت اور تعمیرِ سیرت	۸
۷	فضائل سیّد المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم	۱۲
	بابِ سوم: عبادات	
۸	حج کی فضیلت و عالمگیریت	۱۹
۹	ہماری عیدیں	۲۳
۱۰	فضائلِ حرمین شریفین	۲۹
	باب چہارم: سیرتِ مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم	
۱۱	اخلاقِ کریمہ	۳۵
۱۲	اخلاص و تقویٰ	۴۰
۱۳	حسنِ معاشرت	۴۴
۱۴	اندازِ گفتگو	۴۸
	باب پنجم: اخلاق و آداب	
۱۵	نیکی کی دعوت	۵۳
۱۶	استقامت	۵۷
۱۷	رحم و شفقت	۶۰
۱۸	مریض کی عیادت	۶۳
۱۹	شکر کے فضائل	۶۶
	باب ششم: مشاہیرِ اسلام	
۲۰	حضرت سیّدتنا فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالٰی عنہا	۷۱
۲۱	حضرت سیّدنا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالٰی عنہ	۷۵
۲۲	سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	۸۱
۲۳	امام اہلسنّت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	۸۵

باب اوّل

حفظ و ناظرہ

Darul-Madinah

سُوْرَۃُ اَلَمۡ نَشۡرَحۡ

تدریسی مقصد ● سُوۡرَۃُ اَلَمۡ نَشۡرَحۡ مع ترجمہ زبانی یاد کروانا۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اَلَمۡ نَشۡرَحۡ لَكَ صَدۡرَكَ ۙ﴿۱﴾ وَوَضَعۡنَا عَنۡكَ وِزۡرَكَ ۙ﴿۲﴾

کیا ہم نے تمہاری خاطر تمہارا سینہ کشادہ نہ کردیا؟ ○ اور ہم نے تمہارے اوپر سے تمہارا بوجھ اتار دیا ○

الَّذِىۡۤ اَنۡقَضَ ظَهۡرَكَ ۙ﴿۳﴾ وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ ؕ﴿۴﴾

جس نے تمہاری پیٹھ توڑی تھی ○ اور ہم نے تمہاری خاطر تمہارا ذکر بلند کردیا ○

فَاِنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ يُسۡرًا ۙ﴿۵﴾ اِنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ يُسۡرًا ؕ﴿۶﴾

تو بیشک دشواری کے ساتھ آسانی ہے ○ بیشک دشواری کے ساتھ آسانی ہے ○

فَاِذَا فَرَغۡتَ فَانۡصَبۡ ۙ﴿۷﴾ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارۡغَبۡ ع ﴿۸﴾

تو جب تم فارغ ہو تو خوب کوشش کرو ○ اور اپنے رب ہی کی طرف رغبت رکھو ○

مدنی پھول

حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذکر کی بلندی یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر کے ساتھ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذکر کیا جاتا ہے اور وہ اس طرح کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اذان میں، اقامت میں، نماز میں، تشہد میں، خطبے میں اور کثیر مقامات پر اپنے ذکر کے ساتھ آپ کا ذکر فرمایا ہے۔[4]

سرگرمی

سُوۡرَۃُ اَلَمۡ نَشۡرَحۡ مع ترجمہ زبانی یاد کیجیے اور وقتاً فوقتاً نماز میں پڑھتے رہیے۔

رہنمائے اساتذہ

طلبہ/طالبات کو سُوۡرَۃُ اَلَمۡ نَشۡرَحۡ مع ترجمہ زبانی یاد کروائیے۔

آيَةُ الْكُرْسِى

تدریسی مقصد ● آیۃ الکرسی مع ترجمہ زبانی یاد کروانا۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۚ اَلۡحَىُّ الۡقَيُّوۡمُۚ لَا تَاۡخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوۡمٌؕ

اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ خود زندہ ہے، دوسروں کو قائم رکھنے والا ہے، اسے نہ اونگھ آتی ہے اور نہ نیند

لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِؕ مَنۡ ذَا الَّذِىۡ يَشۡفَعُ عِنۡدَهٗۤ اِلَّا بِاِذۡنِهٖؕ

جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں سب اسی کا ہے۔ کون ہے جو اس کے ہاں اس کی اجازت کے بغیر سفارش کرے؟

يَعۡلَمُ مَا بَيۡنَ اَيۡدِيۡهِمۡ وَمَا خَلۡفَهُمۡۚ وَلَا يُحِيۡطُوۡنَ

وہ جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور لوگ

بِشَىۡءٍ مِّنۡ عِلۡمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَۚ وَسِعَ كُرۡسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ

اس کے علم میں سے اتنا ہی حاصل کرسکتے ہیں جتنا وہ چاہے، اس کی کرسی آسمان

وَالۡاَرۡضَۚ وَلَا يَـُٔوۡدُهٗ حِفۡظُهُمَاۚ وَهُوَ الۡعَلِىُّ الۡعَظِيۡمُ ﴿۲۵۵﴾

اور زمین کو اپنی وسعت میں لئے ہوئے ہے اور ان کی حفاظت اسے تھکا نہیں سکتی اور وہی بلند شان والا، عظمت والا ہے۔

مدنی پھول

جو رات کو سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھے تو صبح تک اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی حفاظت فرمائے گا اور شیطان اُس کے قریب نہ آسکے گا۔[5]

سرگرمی

آیۃ الکرسی مع ترجمہ زبانی یاد کیجیے۔ ہر نماز کے بعد اور روزانہ رات کو سوتے وقت پڑھنے کا معمول بنائیے۔

رہنمائے اساتذہ

طلبہ / طالبات کو آیۃ الکرسی مع ترجمہ زبانی یاد کروائیے۔

Dar-ul-Madinah

فضائلِ سیّد المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

تدریسی مقاصد

- طلبہ / طالبات کو حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فضائل سے آگاہ کرنا۔
- طلبہ / طالبات کو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت و اطاعت کا ذہن دینا۔

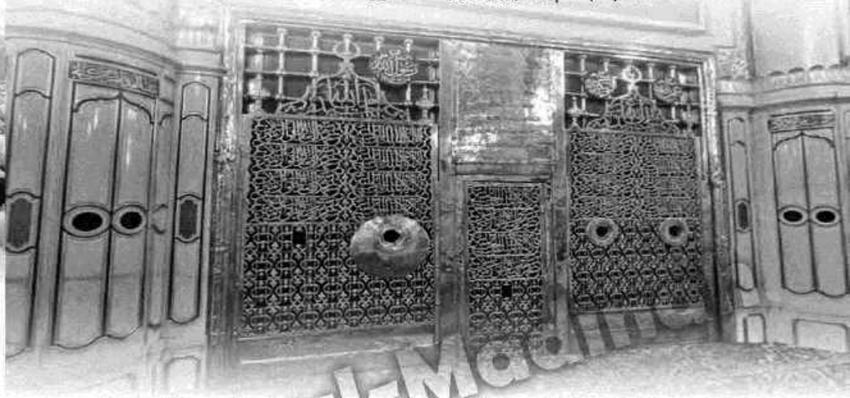

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بنی نوع انسان کی رُشد و ہدایت کے لیے اپنے برگزیدہ بندوں کو نبوت و رسالت کا شرف دے کر دُنیا میں بھیجا اور اُنھیں کثیر فضائل و کمالات بھی عطا فرمائے جس کے سبب وہ عام مخلوق سے ممتاز ہوئے۔ البتہ ان فضائل و کمالات میں فرق ہے، بعض انبیا بعض سے اعلیٰ ہیں اور ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سب سے افضل و اعلیٰ ہیں۔ چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

> تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَ رَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ
>
> یہ رسول ہیں ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت عطا فرمائی، ان میں کسی سے اللہ نے کلام فرمایا اور کوئی وہ ہے جسے سب پر درجوں بلندی عطا فرمائی۔ (پارہ3، سورۃ بقرہ، آیت253)

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضورِ پُرنور سیّد الانبیا حضرت محمد مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کثیر درجات کے ساتھ تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام پر فضیلت عطا فرمائی، یہ اُمّتِ مُسلمہ کا اجماعی عقیدہ ہے اور بکثرت احادیثِ مُبارکہ سے ثابت ہے۔ آیئے ہم پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عطا کیے گئے چند فضائل و کمالات کا مطالعہ کرتے ہیں۔

ہماری عیدیں

تدریسی مقاصد

- طلبہ / طالبات کو عیدُ الفطر اور عیدُ الاضحیٰ کا پس منظر بتانا۔
- صدقۂ فطر اور قُربانی سے متعلق معلومات فراہم کرنا۔
- طلبہ کو نمازِ عید کا طریقہ سکھانا۔

اسلامی مُعاشرے میں ولادت، نکاح، ولیمہ اور عقیقے وغیرہ کے مواقع پر خُوشی کا اظہار کیا جاتا ہے۔ اس سے لوگوں میں محبت و اُخوّت پروان چڑھتی اور تعاون و ہمدردی کو فروغ ملتا ہے مگر ان خُوشیوں کا دائرہ مخصوص افراد اور خاندانوں تک ہی محدود رہتا ہے۔ عیدُ الفطر اور عیدُ الاضحیٰ مُسلمانوں کے دو بڑے مذہبی تہوار ہیں۔ جن میں پُوری دُنیا کے مُسلمان شریک ہوتے ہیں اور اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کا شکر ادا کرتے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس موقع پر اپنی رحمتوں کی بارش نازل فرماتا ہے۔

حضرت سیّدنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ: "اہلِ جاہلیت نے نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آمد سے قبل سال میں دو دن مقرر کر رکھے تھے جس میں وہ کھیل کود کرتے تھے۔ جب نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مدینۂ منورہ تشریف لائے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تُم ان دو دنوں میں کھیل کود کرتے تھے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان دنوں کے بدلے میں تمھیں ان سے بہتر دو دن عطا فرما دیے ہیں عیدُ الفطر اور عیدُ الاضحیٰ۔" (نسائی) [۱۹]

عیدُ الفطر

عیدُ الفطر مُسلمانوں کا ایک بڑا مذہبی تہوار ہے۔ یہ ہر سال رمضانُ المُبارک کے بعد یکم شوّال المکرم کو منایا جاتا ہے۔ عیدُ الفطر حقیقی طور پر اُن خوش نصیب مُسلمانوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے انعام ملنے کا دن ہے۔ جو رمضانُ المُبارک کو روزوں، نمازوں اور دیگر عبادتوں میں گزارتے ہیں۔ عیدُ الفطر ایک طرف تو مُسلمانوں کو خُوشی کے اظہار کا موقع فراہم کرتی اور ایک دوسرے سے میل جول کا ذریعہ بنتی ہے تو دوسری طرف صدقۂ فطر کی ادائیگی کی صورت میں غریب مُسلمانوں کی مدد کا ذریعہ بھی بنتی ہے۔

Dar-ul-Mad

فضائل حرمین شریفین

تدریسی مقاصد
- طلبہ / طالبات کے سامنے احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں مکۂ مکرمہ اور مدینۂ منورہ کے فضائل بیان کرنا۔
- طلبہ / طالبات کو مکۂ مکرمہ اور مدینۂ منورہ کی خصوصیات سے آگاہ کرنا۔

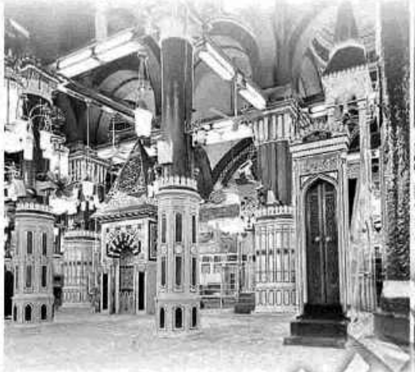

مکۂ مکرمہ اور مدینۂ منورہ کو "حرمین شریفین" کہتے ہیں۔ مکۂ مکرمہ کو اللہ عزّوجلّ نے اور مدینۂ منورہ کو سرکار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم نے حرم قرار دیا ہے۔ یہاں رہنے والے خوش نصیب لوگوں کو "اہلِ حرمین" کہا جاتا ہے۔ [27]

فضائلِ مکّۂ مکرّمہ

مکۂ مکرمہ نہایت بابرکت اور عظمت والا شہر ہے، ہر مسلمان اس کی حاضری کی تمنا رکھتا ہے۔ اس مبارک شہر میں ہر گھڑی بارانِ رحمت نازل ہوتی رہتی ہے، یہاں لطف و کرم کا دروازہ کبھی بند نہیں ہوتا اور کوئی مانگنے والا محروم نہیں رہتا۔

اس شہر کو اللہ عزّوجلّ نے لوگوں کے لیے امن والا بنایا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ؕ

اور (یاد کرو) جب ہم نے اس گھر کو لوگوں کے لیے مرجع اور امان بنایا۔ (پ۱، سورۃ البقرہ، آیت 125)

کے چچا جان سیّد الشہداء حضرت سیّدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالٰی عنہ اور دیگر شہدائے احد صحابۂ کرام علیہم الرضوان کے مزارات موجود ہیں۔ اور اسی پہاڑ سے متعلق حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: هٰذَا اُحُدٌ جَبَلٌ یُحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ یہ اُحد پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ [37]

یاد رکھنے کی باتیں

- مکۂ مکرمہ اور مدینۂ منورہ کو "حرمین شریفین" کہتے ہیں۔
- مدینۂ منورہ وہ مبارک شہر ہے جس کے راستوں پر فرشتے پہرہ دیتے ہیں۔
- فرمانِ مصطفٰی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم ہے: "بے شک خاکِ مدینہ ہر بیماری کی شفا ہے۔"
- مدینۂ منورہ کی سرزمین پر روضۂ رسول ہے جہاں صبح و شام ستر ستر ہزار فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔
- زمین کا وہ حصہ جہاں حضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم کا جسمِ منور تشریف فرما ہے وہ ہر مقام حتّٰی کہ خانۂ کعبہ، بیتُ المعمور، عرش و کرسی اور جنّت سے بھی افضل ہے۔
- غزوۂ احد اور غزوۂ خندق مدینۂ منورہ میں ہوئے۔ ان غزوات میں مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی تھی۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: "مکّے اور مدینے میں دجّال داخل نہیں ہو سکے گا۔" [38]

مدنی پھول

فرمانِ مصطفٰی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم: "جس شخص کی حج یا عمرہ کرنے کی نیت تھی اور اسی حالت میں اسے حرمین شریفین یعنی مکّے یا مدینے میں موت آگئی تو اللہ عزّوجلّ اسے بروزِ قیامت اس طرح اُٹھائے گا کہ اُس پر نہ حساب ہو گا نہ عذاب۔" [39]

رہنمائے اساتذہ

1. طلبہ / طالبات کے سامنے احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں مکۂ مکرمہ اور مدینۂ منورہ کے فضائل بیان کرکے ان کے دلوں میں ان مبارک شہروں کی محبت اجاگر کیجیے۔
2. طلبہ / طالبات کو حضرت سیّدنا اسمٰعیل علیہ السلام کی مبارک ایڑیوں سے چشمہ جاری ہونے کا واقعہ بتائیے۔ اس کے لیے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ عجائب القرآن کے صفحہ نمبر 145 تا 150 سے مدد لیجیے۔
3. طلبہ / طالبات کو مکۂ مکرمہ اور مدینۂ منورہ کے بارے میں مزید معلومات اور مزید فضائل جاننے کے لیے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ "عاشقانِ رسول کی 130 حکایات" کے مطالعے کی ترغیب بھی دلائیے۔

Dar-ul-Madinah
Dar-ul-Madinah

مشق

سوال نمبر ۱: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

الف۔ قُرآنِ کریم میں مکۂ مکرمہ کے کیا فضائل بیان کیے گئے ہیں؟

ب۔ مکۂ مکرمہ کی چند امتیازی خصوصیات بیان کیجیے۔

ج۔ مدینۂ منورہ کی چند امتیازی خصوصیات بیان کیجیے۔

د۔ مدینۂ منورہ کے بارے میں حُضورِ اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کیا دُعائیں فرمائی ہیں؟

سوال نمبر ۲: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے۔

الف۔ اہلِ حرمین کن خُوش نصیب لوگوں کو کہا جاتا ہے؟

ب۔ مکۂ مکرمہ کے بارے میں حُضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟

ج۔ حرم شریف میں کی جانے والی نیکی کا ثواب بیان کیجیے۔

د۔ مدینۂ منورہ کی چند مشہور مساجد کے نام لکھیے۔

ہ۔ مدینۂ منورہ میں مرنے کی کیا فضیلت ہے؟

سوال نمبر ۳: خالی جگہیں پُر کیجیے۔

الف۔ مکۂ مکرمہ میں ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی ظاہری حیات کے ________ سال گزارے۔

ب۔ کعبۃ اللہ شریف کو دُنیا میں سب سے پہلی ________ ہونے کا شرف حاصل ہے۔

ج۔ مسجدِ حرام شریف میں ایک نماز ادا کرنے کا ثواب ________ کے برابر ہے۔

د۔ حضرت سیّدنا امام مہدی رضی اللہ تعالٰی عنہ کا ظہور ________ میں ہو گا۔

ہ۔ مدینۂ منورہ کا ایک نام ________ بھی ہے۔

و۔ مسجدِ نبوی شریف میں ایک نماز پڑھنا ________ نمازوں کے برابر ہے۔

ز۔ مسجدِ حرام شریف میں ________ انبیائے کرام علیہم السلام کے مزارات ہیں۔

سرگرمی

ایک چارٹ پر کعبۃ اللہ شریف اور سبز گنبد کی خوب صورت تصاویر بنائیے اور اپنی کلاس میں آویزاں کیجیے۔ نیز اُن کا ادب اور احترام بھی ملحوظ رکھیے۔

حضرت سیّدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالٰی عنہ

تدریسی مقصد • حضرت سیّدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالٰی عنہ کا مختصر تعارف واجمالی سیرت بیان کرنا۔

حضرت سیّدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالٰی عنہ کی قبر مبارک

ابتدائی حالات

خلفائے راشدین کے بعد حضرت سیّدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالٰی عنہ کے دورِ خلافت کو خلافتِ راشدہ میں شُمار کیا جاتا ہے۔ آپ کا نام عمر بن عبدالعزیز اور کُنیّت ابو حفص ہے۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ سن 63 ہجری میں مدینۂ منورہ میں پیدا ہوئے۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی والدہ حضرت سیّدنا عاصم بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی صاحبزادی اور امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ کی پوتی ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی رگوں میں فاروقی خون تھا، اسی وجہ سے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی سیرت و کردار میں بھی حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ کی سیرت کا گہرا اثر دکھائی دیتا ہے۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ تابعی بزرگ ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو مُتعدّد صحابۂ کرام علیہم الرضوان سے ملاقات کا شرف حاصل ہے۔

علم و فضل

آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے بچپن ہی میں قُرآنِ پاک حفظ کرنے کی سعادت حاصل کرلی۔ اُس کے بعد حضرت سیّدنا انس بن مالک، سائب بن یزید، یوسف بن عبد اللہ علیہم الرضوان اور دیگر اساتذۂ کرام سے قُرآن و حدیث اور فقہ کی تعلیم حاصل کرنے میں مصروف ہوگئے، حتّٰی کہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے قُرآن و حدیث اور علوم فقہ میں کامل دسترس حاصل کرلی۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ہم عصر بڑے بڑے مُحدّثین بھی آپ کے فضل و کمال کا اعتراف کرتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ ایسے زبردست فقیہ و عالم تھے کہ بڑے بڑے عُلمائے کرام آپ سے مشکل ترین سوالات کیا کرتے اور آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ ہاتھوں ہاتھ اُن کے جوابات ارشاد فرمادیا کرتے۔ کسی بھی شخص کو جب کوئی پیچیدہ مسئلہ جاننے کی ضرورت پیش آتی تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے اُس مسئلے کا جواب مل جاتا تھا۔

Dar-ul-Madinah

امام اہلسنّت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

تدریسی مقاصد

- طلبہ / طالبات کو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی سیرت کے بارے میں آگاہی فراہم کرنا۔
- طلبہ / طالبات کو آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی علمی و دینی خدمات کے بارے میں بتانا۔

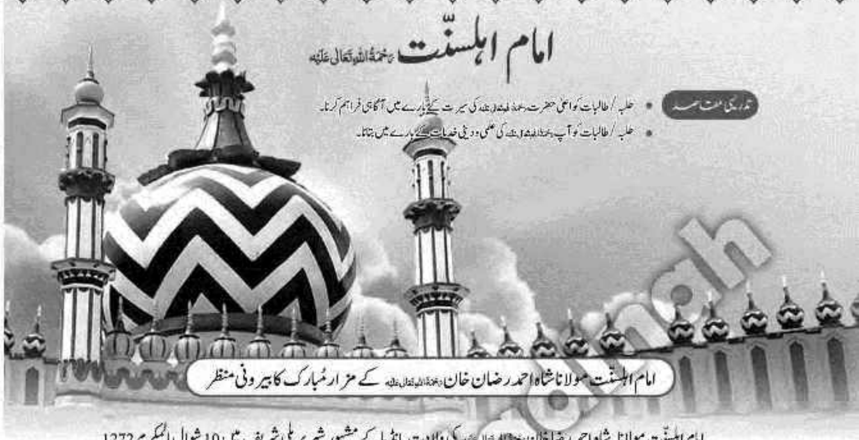

امامِ اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے مزارِ مُبارک کا بیرونی منظر

امامِ اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی ولادت انڈیا کے مشہور شہر بریلی شریف میں 10 شوال المکرم 1272 ہجری، بروز ہفتہ بمطابق 14 جون 1856 عیسوی کو ہوئی۔ آپ کا نام محمد ہے، آپ کے دادا آپ کو احمد رضا کہہ کر پکارتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اِسی نام سے مشہور ہوئے۔ [151] برصغیر پاک و ہند کے علمی حلقوں میں آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، حسّانُ الہند، مجدّدِ دین وملّت اور محدّثِ بریلی جیسے القابات سے پُکارا جاتا ہے۔

ابتدائی تعلیم

امامِ اہلسنّت، مولانا شاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد رئیس المتکلّمین حضرت مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے حاصل کی اور صرف تیرہ سال، دس ماہ چار دن کی عمر میں قرآن وحدیث اور دیگر ضروری علوم سیکھ کر ایک سوال کے جواب میں پہلا فتویٰ بھی تحریر فرمایا۔ فتویٰ صحیح پاکر آپ کے والد صاحب نے فتویٰ تحریر کرنے کا کام آپ کے سپرد کر دیا اور آپ آخر وقت تک فتاویٰ تحریر فرماتے رہے۔ [152]

حفظ القرآن

ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ارشاد فرمایا: ''بعض ناواقف لوگ میرے نام کے ساتھ حافظ لکھ دیا کرتے ہیں، حالانکہ میں حافظ نہیں ہوں،'' یہ کہہ کر اسی دن سے حفظ کرنا شروع فرمادیا، جس کا وقت عشاء کا وُضو فرمانے کے بعد سے جماعت قائم ہونے تک مخصوص تھا اور تیس دن میں تیس پارے یاد کر لیے۔ یُوں ایک ماہ میں پُورا قُرآنِ مجید حفظ کرلیا۔ [153]

علمی مقام

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ چودھویں صدی ہجری کے ایک بُلند پایہ فقیہ، مفسّر، محدّث، سائنس دان، فصیح وبلیغ نعت گو شاعر، صاحبِ شریعت وصاحبِ طریقت بزرگ تھے۔ آپ کے علمی مقام کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ پچاس سے زائد عُلوم پر دسترس رکھتے تھے۔ علمِ عقائد، علمِ کلام، علمِ تفسیر، علمِ حدیث، اُصولِ حدیث، علمِ فقہ، اُصولِ فقہ، علمِ تجوید، علمِ تصوف، علمِ ریاضی، علمِ فلکیات، علمِ سائنس، علمِ طبعیات، علمِ توقیت وغیرہ پر آپ کو مکمل عُبور حاصل تھا۔ علمِ توقیت میں اس قدر کمال حاصل تھا کہ دن کو سورج اور رات کو ستارے دیکھ کر گھڑی ملالیتے اور وقت بالکل صحیح ہوتا، کبھی ایک منٹ کا بھی فرق نہ ہوتا۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ علمِ ریاضی میں اپنی مثال آپ تھے۔ ایک مرتبہ علی گڑھ یُونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر ضیاء الدین آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی خدمت میں ریاضی کا ایک مسئلہ پوچھنے آئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اُن سے ارشاد فرمایا: ''مسئلہ پوچھیے!'' اُنھوں نے کہا: ''مسئلہ ایسا نہیں کہ اتنی آسانی سے عرض کروں۔'' آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ارشاد فرمایا: ''کچھ تو بتایئے۔'' وائس چانسلر صاحب نے سوال پیش کیا، تو آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اسی وقت اُس مسئلے کا تسلّی بخش جواب دے دیا۔ ڈاکٹر صاحب نے انتہائی حیرت سے کہا: ''میں اس مسئلے کے حل کے لیے جرمن جانا چاہتا تھا مگر آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے میرا مسئلہ حل فرمادیا۔'' ڈاکٹر صاحب آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی شخصیت سے اس قدر مُتاثر ہوئے کہ چہرے پر داڑھی شریف سجالی اور نماز وروزے کے بھی پابند ہوگئے۔ [154]

عالمِ اسلام میں مقبولیت

آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی شخصیت اور علمی کارنامے نہ صرف برِصغیر پاک وہند میں مقبولِ عام ہیں بلکہ مکہ ومدینہ کے علمائے کرام میں بھی آپ کے علمی کارناموں کو بے پناہ پذیرائی حاصل ہے۔ عالمِ عرب میں امامِ اہلسنّت امام احمد رضا خان کا پہلا تعارف اُس وقت ہوا، جب آپ 1295ھ بمطابق 1878ء میں اپنے والد صاحب کے ہمراہ حج بیت اللہ کے لیے حرمین شریفین حاضر ہوئے۔ اس موقع پر مفتیٔ شافعیہ حُسین بن صالح بغیر کسی سابقہ تعارف کے آپ کو اپنے گھر لے گئے اور کافی دیر آپ کی پیشانی کو دیکھتے رہے، پھر بے ساختہ فرمایا: اِنِّیْ لَاَجِدُ نُوْرَ اللّٰہِ مِنْ ھٰذَا الْجَبِیْنِ یعنی ''میں اس پیشانی میں اللہ عزّوجلّ کا نُور محسوس کر رہا ہوں۔'' [155]

بیعت وارادت

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سن 1295 ہجری میں شاہ آلِ رسول مارہروی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے مُرید ہوئے۔ مُرید ہوتے ہی آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے پیر ومرشد نے آپ کو اپنی اجازت وخلافت بھی عطا فرمادی۔ [156]

تقویٰ واتباعِ سُنّت

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ تقویٰ اور اتباعِ سُنّت میں اپنی مثال آپ تھے۔ دُنیا کے مختلف ملکوں سے آئے ہوئے خطوط کے جوابات دینے، تحریری کام اور فتویٰ نویسی میں مصروفیت کے باوجود ہمیشہ مسجد میں باجماعت نماز پڑھنے کا اہتمام فرماتے، نیز فرض سے پہلے کی سُنّتیں اور بعد کے نوافل بھی ضرور ادا فرماتے۔

Darul-Madinah